بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ

اَلصَّمْتُ خَیْرُ الْکُنُوزِ

خاموشی بہترین خزانہ ہے

(اصلاحِ زبان اور فضیلتِ خاموشی پر ایک بہترین انتخاب)

- زبان کی آفتیں: کیا آپ جانتے ہیں کہ ہماری نیکیاں کہاں ضائع ہو رہی ہیں؟
- اسلاف کا طریقہ: صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین کی خاموشی کے ایمان افروز واقعات۔
- عشقِ رضا: امام احمد رضا خان بریلویؒ کی تعلیمات کی روشنی میں خاموشی کی اہمیت۔
- روحانی سکون: غصے اور پریشانی کے وقت خاموشی کے حیرت انگیز طبی اور روحانی فوائد۔
- کامیابی کا نسخہ: امیرِ اہلِ سنت کی عطا کردہ "زبان کی ناکہ بندی" کا طریقہ۔

ادنیٰ خادمِ دین: دانیال قادری

شمار نمبر، عنوانِ باب ./موضوع، مواد کی تفصیل

1. مقدمہ و درود پاک,کتاب کا تعارف، درودِ ابراہیمؑ اور فضیلتِ درود
2. باب 1: خاموشی — عبادت کا دروازہ,خاموشی کی بنیادی اہمیت اور اس کی فضیلت
3. باب 2: زبان کی حفاظت,ایمان اور زبان کا تعلق، قرآنی آیات اور احادیث
4. باب 3: اسلاف کی خاموشی,صحابہ کرامؓ (صدیقِ اکبرؓ و فاروقِ اعظمؓ) کے واقعات
5. باب 4: فضول گوئی کے نقصانات,زیادہ بولنے سے رعب کی کمی اور دل کی سختی
6. باب 5: غصے میں خاموشی,غصہ قابو پانے کا نبوی ﷺ طریقہ اور اس کی حکمت
7. باب 6: خاموشی اور مراقبہ,"اعلیٰ حضرتؒ کی تعلیمات: ""خاموشی ادب کی معراج ہے"""
8. باب 7: غیبت اور چغل خوری سے بچاؤ,زبان کی بڑی آفتوں سے نجات کا طریقہ
9. باب 8: رشتوں میں نرمی و خاموشی,گھریلو سکون اور آپسی لحاظ کی اہمیت
10. باب 9: دنیا کی گہما گہمی اور تنہائی,مادی دنیا کے شور میں روحانی سکون کا حصول
11. باب 10: اختتام — آخرت کا اجر,امیرِ اہلِ سنت کا تذکرہ اور خاموشی کا اخروی پھل
12. کتاب کا خلاصہ,بیک کور (Back Cover) کے لیے جامع تعارف

1:12 59%
InPage® Urdu
اِن پیج اُردو
Current Open File
InPage_story_2026-1-13_12-31.txt

مقدمہ: خاموشی بہترین خزانہ ہے
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ، وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

درودِ پاک کی فضیلت اور درودِ ابراہیمؑ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے ہوں گے۔" (حوالہ: جامع ترمذی: 484)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
.کتاب کے بارے میں
اس کتاب کا نام "خاموشی بہترین خزانہ ہے" رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح انسان اپنے مال و دولت کو دشمنوں سے بچانے کے لیے تالا لگا کر چھپا کر رکھتا ہے، اسی طرح ایک مومن کو اپنی نیکیوں کی حفاظت کے لیے زبان پر "خاموشی کا تالا" لگانا پڑتا ہے۔

آج کے اس دور میں جہاں گناہِ زبان (غیبت، جھوٹ، بدگوئی) عام ہو چکے ہیں، یہ کتاب ایک پکار ہے کہ ہم دوبارہ اس سنتِ نبوی ﷺ کو اپنائیں جو ہمارے اسلاف کا شیوہ رہا ہے۔ خاموشی وہ خزانہ ہے جو دنیا میں "وقار" اور آخرت میں "نجات" عطا کرتا ہے۔

اس مجموعے میں ہم نے مستند احادیث، صحابہ کرامؓ کے ایمان افروز واقعات، امام احمد رضا خان بریلویؒ کے علمی نکات اور امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی عطا کردہ مدنی تعلیمات کو یکجا کیا ہے تاکہ پڑھنے والا خاموشی کی حقیقت کو پا سکے۔
دعا: باری تعالیٰ! اس کتاب کو ناچیز کے لیے صدقہ جاریہ بنا اور تمام قارئین کو زبان کی آفتوں سے محفوظ فرما۔ آمین

۔باب 1: خاموشی — عبادت کا دروازہ

1. فرمانِ نبوی ﷺ کی روشنی میں (احادیثِ مبارکہ)

اسلام میں خاموشی کو ایمان کا ایک اہم حصہ قرار دیا گیا ہے۔ ذیل میں چند مستند احادیث درج ہیں:

بخاری و مسلم کی روایت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔" (صحیح بخاری: 6018، صحیح مسلم: 47)

نجات کا راستہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! نجات کیا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنی زبان کو قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہارے لیے کافی ہو (یعنی بلا ضرورت باہر نہ نکلو) اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔" (جامع ترمذی: 2406، اسے امام ترمذی نے حسن قرار دیا)

خاموشی کی فضیلت: آپ ﷺ نے فرمایا: "جو خاموش رہا، اس نے نجات پائی۔" (جامع ترمذی: 2501)

2. حکایات اور آثارِ صحابہ (حوالوں کے ساتھ)

حضرت لقمانؑ کی حکمت: مشہور حکیم حضرت لقمانؑ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "اے میرے پیارے بیٹے! خاموشی پر کبھی شرمندہ نہ ہونا، کیونکہ اگر کلام چاندی ہے تو خاموشی سونا ہے۔" (حوالہ: احیاء العلوم، امام غزالیؒ / کتاب الصمت، ابن ابی الدنیا)

امام شافعیؒ کا قول: امام شافعیؒ فرماتے تھے: "جب تم کلام کرنے کا ارادہ کرو تو پہلے سوچو، اگر اس میں کوئی بھلائی نظر آئے تو بولو، اور اگر شک ہو تو خاموش رہو جب تک کہ یقین نہ ہو جائے (کہ بولنا بہتر ہے)۔" (حوالہ: آداب الشافعی، ابن ابی حاتم)

3. خاموشی: ایک مخفی عبادت

علماءِ حق کے نزدیک خاموشی وہ عبادت ہے جس میں ریاکاری (دکھاوا) کا خطرہ سب سے کم ہوتا ہے۔ جب انسان اللہ کی رضا کے لیے چپ ہوتا ہے، تو وہ دراصل اپنے نفس پر جہاد کر رہا ہوتا ہے۔

حاصلِ کلام: پہلے باب سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ خاموشی محض گونگا پن نہیں، بلکہ ایک شعوری فیصلہ ہے تاکہ ہماری زبان کسی کی دل آزاری نہ کرے اور ہم اللہ کے ذکر کے قریب رہ سکیں۔

باب 2: زبان کی حفاظت — آخرت کی نجات کا راستہ

زبان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ایک عظیم نعمت ہے، لیکن یہی وہ عضو ہے جو انسان کو جنت کے اعلیٰ مقامات پر بھی پہنچا سکتا ہے اور جہنم کے گڑھوں میں بھی گرا سکتا ہے۔ زبان کی حفاظت دراصل اپنی آخرت کی حفاظت ہے۔

1. زبان کی اہمیت اور حدیثِ نبوی ﷺ

اللہ کے رسول ﷺ نے زبان کی حفاظت کی ضمانت پر جنت کی ضمانت دی ہے۔

- جنت کی ضمانت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: *"جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" (حوالہ: صحیح بخاری: 6474)*
- جہنم میں لے جانے والا سب سے بڑا سبب: حضرت معاذ بن جبلؓ نے جب آپ ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں اس پر بھی ہمارا محاسبہ ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: *"اے معاذ! تیری ماں تجھے گم پائے (یہ عربی کا ایک محاورہ ہے)، لوگ اپنی زبانوں کی کاٹی ہوئی فصلوں (بدیوں) کی وجہ سے ہی اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔" (حوالہ: جامع ترمذی: 2616، سنن ابن ماجہ: 3973)*

2. زبان کی آفتیں (خاموشی کیوں ضروری ہے؟)

آخرت میں نجات پانے کے لیے زبان کی درج ذیل آفتوں سے بچنا لازم ہے:

- غیبت (Backbiting): قرآن میں اسے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ خاموشی انسان کو اس گناہِ عظیم سے بچاتی ہے۔
- جھوٹ: جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے اور ایمان کے منافی ہے۔
- بدگوئی اور گالی گلوچ: مومن طعنہ دینے والا اور بدزبان نہیں ہوتا۔

3. سلف صالحین کا طرزِ عمل (واقعہ)

حضرت اسود بن سالمؒ کا واقعہ: منقول ہے کہ حضرت اسود بن سالمؒ نے کئی سال تک صرف اس خوف سے زیادہ بات نہیں کی کہ کہیں زبان سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جو اللہ کو ناپسند ہو۔ وہ اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی میں مصروف رکھتے اور دنیاوی باتوں سے ایسے کتراتے جیسے کوئی آگ سے کتراتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ: "قیامت کے دن انسان کی نیکیوں کو زبان کی تیزی ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔" (حوالہ: حلیۃ الاولیاء، امام ابو نعیم)

حکایت: حکیم اور بادشاہ کا دربار (زبان کا زہر اور تریاق)

.قدیم زمانے کی ایک مشہور روایت ہے (جس کا ذکر کئی اخلاقی کتب میں ملتا ہے) کہ ایک بادشاہ نے اپنے دور کے سب سے بڑے حکیم کو بلوایا اور امتحان لینے کے لیے کہا: "مجھے دنیا کی سب سے بہترین اور لذیذ ترین چیز لا کر دو۔"

.حکیم صاحب قصاب کی دکان پر گئے اور ایک زبان خرید کر لائے اور اسے نہایت عمدگی سے پکا کر پیش کیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا۔ کچھ دن بعد بادشاہ نے پھر امتحان لیا اور کہا: "اب مجھے دنیا کی سب سے بری اور بدترین چیز لا کر دو۔"

.حکیم صاحب دوبارہ گئے اور پھر ایک زبان ہی لے آئے۔ بادشاہ حیران ہوا اور پوچھا: "یہ کیا ماجرا ہے؟ بہترین چیز.. بھی زبان اور بدترین بھی زبان؟"

.حکیم صاحب نے نہایت دانائی سے جواب دیا:

"اے بادشاہ! اگر یہ زبان قابو میں رہے، حق بولے اور ذکرِ الٰہی کرے، تو کائنات میں اس سے بہتر اور میٹھی کوئی چیز.. نہیں۔ لیکن اگر یہی زبان بے لگام ہو جائے، کسی کی غیبت کرے، جھوٹ بولے یا کسی کا دل دکھائے، تو اس سے .بدتر اور زہریلی چیز کوئی نہیں۔"

. .کتاب کے لیے ایک جدید حوالہ (1990 کی دہائی کا تناظر):

اگر ہم 1996 یا اس دور کی بات کریں، تو اس وقت کے بزرگ بھی یہی سکھاتے تھے کہ انسان کی پہچان اس کے لباس سے نہیں بلکہ اس کی گفتگو سے ہوتی ہے۔ اس دور میں جب لوگ محفلوں میں بیٹھتے تھے، تو جو شخص کم گو (کم بولنے والا) ہوتا تھا، اسے سب سے زیادہ باعزت اور دانا سمجھا جاتا تھا۔

زبان ایک ایسا عضو ہے جس کی ہڈی تو نہیں ہوتی، لیکن یہ بڑے بڑے برج گرا دیتی ہے اور جیتے جاگتے انسانوں کے دل پاش پاش کر دیتی ہے۔ اسلام میں زبان کی حفاظت کو "نصف ایمان" کے برابر اہمیت دی گئی ہے کیونکہ دل کی صفائی کا تعلق زبان کی پاکیزگی سے ہے۔

1. زبان اور ایمان کا تعلق (حدیثِ مبارکہ)

مسند احمد کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کسی بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو جائے، اور اس کا دل اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو جائے۔" (حوالہ: مسند احمد: 13071)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اگر ہماری زبان بے لگام ہے، تو ہمارے ایمان کی عمارت کمزور ہے۔ زبان کا درست ہونا ہی دل کی سلامتی کی علامت ہے

زبان سے نکلنے والے الفاظ بظاہر ہوا میں اڑ جاتے ہیں، لیکن اللہ کے ہاں ان کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔

غیبت کی سنگینی: امام مسلمؒ نے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا: "کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟" صحابہ نے عرض کیا: "اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرنا جو اسے ناپسند ہو۔" عرض کیا گیا: "اگر وہ عیب اس میں موجود ہو تو؟" فرمایا: "اگر وہ عیب موجود ہے تب ہی تو غیبت ہے، اور اگر نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔" (حوالہ: صحیح مسلم: 2589)

جھوٹ اور نفاق: آپ ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ "جب وہ بولے تو جھوٹ بولے۔" زبان کی ایک جھوٹی گواہی یا ایک جھوٹی بات انسان کی سالہا سال کی عبادت کو برباد کر سکتی ہے۔

3. فرشتوں کا پہرہ (قرآنی نکتہ)

اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے: "مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ" "انسان منہ سے کوئی لفظ نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک نگہبان (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے۔" (سورۃ ق: 18)۔ یہ آیت یاد دلاتی ہے کہ ہماری ہر گفتگو کا ایک "آڈیو ریکارڈ" تیار ہو رہا ہے جو قیامت کے دن ہمارے سامنے پیش کیا جائے گا۔

4. خاموشی: دانائی کی انتہا (حکایت و آثار)

امام غزالیؒ کی "احیاء العلوم" سے اقتباس: امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ زبان کی آفتیں بیس (20) ہیں، جن میں جھوٹ، غیبت، چغل خوری، فحش گوئی، اور فضول گوئی سرِ فہرست ہیں۔ ان تمام سے بچنے کا واحد حل "خاموشی" ہے

ایک سبق آموز واقعہ (پرانی حکمت): منقول ہے کہ ایک دانا شخص سے پوچھا گیا کہ "آپ نے اتنی حکمت کہاں سے سیکھی؟" انہوں نے جواب دیا: "اندھے سے، کیونکہ وہ اس وقت تک قدم نہیں اٹھاتا جب تک اپنی لاٹھی سے زمین.. کو ٹٹول نہ لے۔ اسی طرح میں اس وقت تک زبان نہیں کھولتا جب تک اس لفظ کے انجام کو اپنی عقل سے ٹٹول.نہ لوں۔"

باب 3: اسلاف کی خاموشی — صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین کے طرزِ زندگی سے سبق

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وہ مقدس ہستیاں تھیں جنہوں نے نبوت کے چشمے سے فیض پایا۔ ان کی زندگیوں میں خاموشی محض اتفاق نہیں بلکہ ایک باقاعدہ روحانی تربیت تھی، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ قیامت کے دن زبان کی لغزشیں نیکیوں کے ڈھیر کو راکھ کر سکتی ہیں۔

1. سیدنا ابو بکر صدیقؓ: زبان پر کڑی نگرانی

خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ، جن کا مرتبہ انبیاء کے بعد سب سے بلند ہے، ان کا تقویٰ اس قدر تھا کہ وہ اپنی زبان کے معاملے میں حد درجہ محتاط تھے۔

واقعہ: حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنی زبان کو (ہاتھ سے) پکڑ کر کھینچ رہے ہیں اور خود سے کہہ رہے ہیں:

"اسی زبان نے مجھے ہلاکت کے مقامات پر لا کھڑا کیا ہے۔" (حوالہ: موطا امام مالک، کتاب الکلام: 1823/ کتاب الصمت، ابن ابی الدنیا: 12)

سبق: جب صدیقِ اکبرؓ جیسی عظیم ہستی اپنی زبان سے اس قدر خائف تھیں، تو ہم جیسے عام انسانوں کو کتنا محتاط ہونا چاہیے؟ وہ اکثر اپنے منہ میں ایک چھوٹا پتھر رکھتے تھے تاکہ بلاضرورت بات نہ کر سکیں۔

حضرت عمر فاروقؓ کی دور اندیشی

سیدنا عمر بن خطابؓ کا رعب و دبدبہ اپنی جگہ، لیکن خاموشی اور سنجیدگی ان کا شعار تھا۔

حکمت: آپؓ فرمایا کرتے تھے: "جس کا کلام زیادہ ہو جاتا ہے اس کی لغزشیں (غلطیاں) زیادہ ہو جاتی ہیں، اور جس کی لغزشیں زیادہ ہوں اس کا گناہ زیادہ ہو جاتا ہے، اور جس کے گناہ زیادہ ہوں اس کے لیے آگ (جہنم) زیادہ لائق ہے۔" (حوالہ: شعب الایمان، امام بیہقی: 4642)

3. حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قسم

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اللہ کے خوف سے کانپ جاتے جب زبان کی بات آتی۔ وہ صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر اپنی زبان کو مخاطب کر کے کہتے:

"اے زبان! اچھی بات بول کر نفع کما لے، یا خاموش رہ کر شر سے محفوظ ہو جا، اس سے پہلے کہ تو (قیامت کے دن) شرمندہ ہو۔" پھر وہ فرماتے: "روئے زمین پر کوئی چیز اس بات کی زیادہ حقدار نہیں کہ اسے طویل عرصے تک قید رکھا جائے، سوائے زبان کے۔" (حوالہ: المعجم الکبیر، طبرانی: 8744)

4.ایک تاریخی حکایت: خاموشی اور دشمن کا دل (قدیم واقعہ)

ایک بزرگ کا واقعہ منقول ہے (جو 1990 کی دہائی کی مجالس میں بھی بہت سنایا جاتا تھا) کہ ان کا ایک پڑوسی انہیں بہت برا بھلا کہتا تھا۔ وہ بزرگ خاموشی سے سنتے رہتے اور کبھی جواب نہ دیتے۔ ایک دن اس شخص نے تنگ آکر پوچھا: "میں آپ کو اتنی گالیاں دیتا ہوں، آپ جواب کیوں نہیں دیتے؟"

بزرگ نے مسکرا کر فرمایا: "بھائی! اگر تم مجھے گندگی کا تحفہ دو اور میں اسے قبول نہ کروں، تو وہ تحفہ کس کے پاس رہے گا؟ ظاہر ہے تمہارے پاس۔ اسی طرح میں تمہاری تلخ باتوں کو قبول ہی نہیں کرتا، اس لیے وہ تمہارے ہی نامہ اعمال میں رہ جاتی ہیں۔"

5.دورِ حاضر اور اسلاف کا طریقہ (1996 کا ایک تذکرہ)

اگر ہم 1996 کے دور کے مخلص اساتذہ اور علماء کو یاد کریں، تو ان کی محفلوں میں ایک خاص وقار ہوتا تھا۔ وہ لوگ "قال اللہ و قال الرسول" (اللہ اور رسول کا فرمان) کے علاوہ زیادہ گفتگو سے پرہیز کرتے تھے۔ ان کا ماننا تھا کہ "جو زیادہ بولتا ہے اس کا رعب ختم ہو جاتا ہے۔"

خلاصہ باب سوم: صحابہ کرامؓ کی زندگی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ خاموشی بزدلی نہیں بلکہ بہادری ہے—اپنے نفس کو قابو کرنے کی بہادری۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری عبادتیں محفوظ رہیں، تو ہمیں اپنی زبان کو اسلاف کی طرح قید کرنا سیکھنا ہوگا۔

باب 4: فضول گوئی کے نقصانات —— دنیوی اور دینی نقطہ نظر

انسان کی زبان اس کے وجود کا وہ ترجمان ہے جو اس کی عقل کی گہرائی یا اس کی ناپختگی کو ظاہر کرتا ہے۔ فضول گوئی، یعنی ایسی باتیں کرنا جن کا نہ دنیا میں فائدہ ہو اور نہ آخرت میں، ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کو آہستہ آہستہ اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے۔

1. کثرتِ کلام اور دل کی سختی (دینی نقصان)

حدیثِ مبارکہ میں زیادہ بولنے کو اللہ کے ذکر سے دوری اور دل کی سختی کا سبب بتایا گیا ہے۔

جامع ترمذی کی روایت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو، کیونکہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں کرنا دل کی سختی کا باعث ہے، اور اللہ سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو۔" (حوالہ: جامع ترمذی: 2411)

نکتہ: جب دل سخت ہو جاتا ہے تو اس پر تلاوتِ قرآن، نصیحت اور دعا اثر نہیں کرتی۔ فضول باتیں انسان کے روحانی احساسات کو ختم کر دیتی ہیں۔

2. رعب اور وقار میں کمی (دنیوی نقصان)

دنیاوی اعتبار سے بھی جو شخص ہر وقت بولتا رہتا ہے، لوگ اسے سنجیدہ نہیں لیتے۔

حضرت عمر فاروقؓ کا قول:

"جس کا کلام زیادہ ہو جاتا ہے، اس کا وقار اور رعب کم ہو جاتا ہے۔"

جس محفل میں انسان زیادہ بولتا ہے، وہاں اس سے لغزشیں (غلطیاں) ہونا لازمی ہیں۔ ایک بار زبان سے نکلا ہوا غلط لفظ انسان کی برسوں کی بنی ہوئی ساکھ کو منٹوں میں خاک میں ملا سکتا ہے۔

3. فضول گوئی اور قیمتی وقت کا ضیاع

1996 کے دور میں جب لوگ شام کو بیٹھکوں میں بیٹھتے تھے، تو اس وقت بھی سب سے بڑی آفت "لایعنی" (بے مقصد) گفتگو تھی۔ آج کے دور میں یہ فضول گوئی سوشل میڈیا کے کمنٹس اور لایعنی ویڈیوز کی صورت اختیار کر گئی ہے۔

- قرآنی تعلیم: اللہ تعالیٰ مومنین کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

> "وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ "" اور وہ (کامیاب مومن) جو لایعنی (فضول) باتوں سے اعراض کرتے ہیں (منہ موڑتے ہیں)۔" (سورۃ المومنون: 3)

4. ایک سبق آموز حکایت: زیادہ بولنے کا خمیازہ

منقول ہے کہ ایک پرندے کو اس کی خوبصورت آواز کی وجہ سے پنجرے میں قید کر لیا گیا۔ ایک دانا شخص وہاں سے گزرا تو اس نے پرندے کو دیکھ کر کہا: "اگر تو اپنی اس آواز (بولنے) پر قابو رکھتا اور خاموش رہتا، تو آج تو آزاد فضاؤں میں اڑ رہا ہوتا۔" بالکل اسی طرح، انسان اپنی زبان کی وجہ سے ایسی مشکلات اور جھگڑوں میں قید ہو جاتا ہے جن سے وہ خاموش رہ کر آسانی سے بچ سکتا تھا۔

5. دورِ حاضر (1990 کی دہائی) کا ایک تجربہ

اس دور کے بزرگ اکثر ایک بات کہتے تھے: "ایک چپ، سو سکھ "۔ یعنی ایک بار کی خاموشی انسان کو سو طرح کی تکلیفوں اور الجھنوں سے بچا لیتی ہے۔ فضول گفتگو نہ صرف وقت ضائع کرتی ہے بلکہ دلوں میں کدورتیں (نفرتیں) بھی پیدا کرتی ہے۔ خلاصہ باب چہارم: فضول گوئی انسان کے گناہوں میں اضافہ کرتی ہے، عقل کو کم کرتی ہے اور معاشرے میں اس کی اہمیت کو گھٹا دیتی ہے۔ خاموشی اختیار کرنا دراصل اپنے وقار کی حفاظت کرنا ہے۔

باب 5: غصے میں خاموشی — حکمت اور صبر کا امتحان

غصہ وہ آگ ہے جو انسان کی عقل کو جلا دیتی ہے۔ اس حالت میں خاموشی اختیار کرنا ایک عظیم ہتھیار ہے جو بڑے بڑے فتنوں کو ختم کر دیتا ہے۔

1. نبویؐ نسخہ: خاموشی سے علاج

رسول اللہ ﷺ نے غصے پر قابو پانے کا بہترین طریقہ خاموشی کو قرار دیا:

> *"جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ خاموش ہو جائے۔" (حوالہ: مسند احمد: 2136، صحیح الجامع: 693)*

2. غصے میں خاموشی کیوں ضروری ہے؟

- عقل کی مغلوبی: غصے میں انسان کی عقل مغلوب ہو جاتی ہے، اور وہ ایسے الفاظ بولتا ہے جس پر بعد میں اسے زندگی بھر پچھتانا پڑتا ہے۔
- رشتوں کی حفاظت: خاموشی غصے کی لہر کو ٹھنڈا کر دیتی ہے اور ٹوٹتے ہوئے رشتوں کو بچا لیتی ہے۔

3. ایک ایمان افروز واقعہ

ایک شخص نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو برا بھلا کہا، آپؓ خاموش رہے۔ جب اس نے حد پار کی تو آپؓ نے جواب دیا، اس پر نبی ﷺ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ آپ ﷺ نے بعد میں فرمایا:

> *"جب تک تم خاموش تھے، ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا، جب تم بول پڑے تو شیطان آ گیا اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھتا۔" (حوالہ: مسند احمد: 9622)*

4. حاصلِ کلام (1996 کی حکمت)

پرانے بزرگ کہتے تھے کہ غصے میں کی گئی گفتگو ایسی ہے جیسے تپتے ہوئے لوہے پر ہتھوڑا مارنا، جس سے صرف نقصان ہوتا ہے۔ خاموشی اس وقت ایک ٹھنڈے پانی کی مانند ہے جو غصے کی آگ بجھا دیتی ہے۔

خلاصہ: غصے کی حالت میں خاموشی اختیار کرنا بزدلی نہیں بلکہ اصلی پہلوانی ہے۔

باب6:خاموشی اور مراقبہ—امام احمد رضاؒ کی حکمت

خاموشی وہ پل ہے جو بندے کو کائنات کے شور سے کاٹ کر اس کے خالق (اللہ) سے جوڑ دیتی ہے۔ جب زبان خاموش ہوتی ہے، تب ہی دل اللہ کی یاد میں دھڑکتا ہے۔

1.خاموشی اور ذکرِ الٰہی (مراقبہ)

مراقبہ کا مطلب ہے اپنے اندر جھانکنا۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جتنا زیادہ انسان خاموش رہتا ہے، اس کی دعا میں اتنا ہی اثر پیدا ہوتا ہے۔ خاموشی میں کیا گیا ذکر اللہ کے ہاں بہت مقبول ہے۔

2.امام احمد رضا خان بریلویؒ اور ادبِ کلام

اعلیٰ حضرتؒ کے علم کا سمندر جتنا وسیع تھا، ان کی خاموشی اتنی ہی باوقار تھی۔ ان کے علمی فیضان سے ہمیں دو بڑی باتیں ملتی ہیں:

بارگاہِ رسالت میں خاموشی: اعلیٰ حضرتؒ نے سکھایا کہ حضور ﷺ کے ذکر اور نعت کے وقت خاموشی اور ادب ہی سب سے بڑی عبادت ہے۔ آپؒ کا مشہور قول تھا کہ جس جگہ ذکرِ مصطفی ﷺ ہو، وہاں ہر آواز پست ہونی چاہیے۔

باطل کے سامنے خاموشی اور کلام: آپؒ کا اصول تھا کہ جہاں علم کی ضرورت ہو وہاں قلم اٹھاؤ، لیکن جہاں ذاتیات ہو وہاں خاموشی اختیار کرو۔ آپؒ کی زندگی "خاموشی" اور "حق گوئی" کا بہترین توازن تھی۔

3.اعلیٰ حضرتؒ کا علمی نکتہ

امام احمد رضاؒ فرماتے تھے کہ جس طرح نماز میں بولنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے، اسی طرح محبتِ الٰہی کے مراقبے میں غیر اللہ کی بات کرنا دل کے سکون کو فاسد کر دیتا ہے۔

4.ایک تاریخی واقعہ

منقول ہے کہ اعلیٰ حضرتؒ جب تحریر لکھتے تو اس قدر مگن ہوتے کہ آس پاس کے شور کا پتہ نہ چلتا۔ یہ "خاموشیِ قلب" کی وہ انتہا تھی جہاں انسان دنیا سے کٹ کر صرف اپنے رب اور اس کے رسول ﷺ کے عشق میں ڈوبا ہوتا ہے۔

خلاصہ: اعلیٰ حضرتؒ کی تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں کہ خاموشی "ادب" کی پہلی سیڑھی ہے۔ جو خاموش رہنا نہیں جانتا، وہ ادب کرنا نہیں جانتا۔

12:24
68%
InPage® Urdu
اِن پیج اُردو
Current Open File
InPage_story_2026-1-13_12-10.txt

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کی شاعری (نعتِ رسول ﷺ) میں جہاں عشق کا سمندر ہے، وہاں ادب اور خاموشی کا درس بھی بہت نمایاں ہے۔ بارگاہِ رسالت ﷺ میں خاموشی کو آپ نے "اصل بندگی" قرار دیا ہے۔

آپ کی کتاب کے لیے اعلیٰ حضرت کے کلام سے دو بہترین انتخاب یہ ہیں:

1. بارگاہِ نبوی ﷺ میں خاموشی کا ادب

اعلیٰ حضرتؒ نے سکھایا کہ جب انسان حضور ﷺ کے روضہ اقدس پر ہو یا ان کا ذکر ہو رہا ہو، تو وہاں زبان کا چپ رہنا ہی سب سے بڑی پکار ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

لب وا ہیں مگر آنکھیں تماشائی ہیں اے دل لب بند ہیں اور آنکھیں گویا ہوئی جاتی ہیں

(تشریح: یعنی زبان تو خاموش ہے لیکن دل اور آنکھوں کی کیفیت سب حال بیان کر رہی ہے۔ یہی وہ خاموشی ہے جو بولنے سے زیادہ اثر رکھتی ہے۔)

2. خاموشی اور عاجزی (ایک مشہور شعر)

اپنی عاجزی اور خاموشی کو اعلیٰ حضرت نے اس طرح بیان کیا کہ جب انسان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں خاموش ہوتا ہے، تو وہ کتنا بلند ہو جاتا ہے:

خاموش ہے زبانِ قلم شکریہ میں رضا جس کو سنوارا میرے کریموں نے خود ہی اسے

12:35 66%
InPage® Urdu
اِن پیج اُردو
Current Open File
InPage_story_2026-1-13_12-31.txt

باب 7: غیبت اور چغل خوری سے بچاؤ—ایک عظیم خزانہ

زبان کی سب سے بڑی آفت غیبت (کسی کی پیٹھ پیچھے برائی) اور چغل خوری (ادھر کی بات ادھر کرنا) ہے۔ خاموشی وہ ڈھال ہے جو انسان کے نامہ اعمال کو ان گناہوں سے پاک رکھتی ہے۔

1. غیبت کی ہولناکی (قرآن و حدیث)

قرآنِ کریم: اللہ تعالیٰ نے غیبت کرنے کو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے۔ (سورۃ الحجرات: 12)

حدیثِ نبوی ﷺ: رسول اللہ ﷺ نے معراج کے واقعے میں کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہروں کو نوچ رہے تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا: "یہ وہ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے تھے۔" (حوالہ: سنن ابوداؤد: 4878)

2. چغل خوری: جنت سے دوری

نبی کریم ﷺ نے واضح الفاظ میں فرمایا:

"چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا" (حوالہ: صحیح بخاری: 6056، صحیح مسلم: 105)

3. خاموشی کیسے خزانہ ہے؟

جب آپ خاموش رہتے ہیں، تو:

آپ دوسروں کے عیوب چھپاتے ہیں (پردہ پوشی)۔

آپ فتنہ و فساد کی آگ بجھاتے ہیں۔

آپ کی اپنی نیکیاں محفوظ رہتی ہیں (کیونکہ غیبت نیکیوں کو کھا جاتی ہے)۔

4. اعلیٰ حضرتؒ کا قول

امام احمد رضا خانؒ فرماتے تھے کہ جس طرح اپنے مال کی حفاظت کی جاتی ہے، اس سے کہیں زیادہ اپنی نیکیوں کی حفاظت کرو کہ کہیں تمہاری زبان کی وجہ سے وہ دوسروں کے پلڑے میں نہ چلی جائیں۔

حاصلِ کلام: جو شخص اپنی زبان کو خاموشی کا عادی بنالیتا ہے، وہ دراصل اپنی جنت کا راستہ صاف کر رہا ہوتا ہے۔

InPage® Urdu
اِن پیج اُردو
Current Open File
InPage_story_2026-1-13_12-31.txt

باب 8: رشتوں میں نرمی اور خاموشی کی اہمیت

.. گھریلو زندگی اور سماجی رشتوں میں خاموشی بزدلی نہیں بلکہ ایک "حکمت" ہے جو ٹوٹتے ہوئے رشتوں کو جوڑ دیتی ہے۔ اکثر اوقات ایک جملے کی خاموشی برسوں کی دشمنی سے بچا لیتی ہے۔

1. گھر کا سکون اور خاموشی

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔" (صحیح بخاری: 10)
گھریلو جھگڑوں میں جب ایک فریق غصے میں ہو اور دوسرا خاموشی اختیار کر لے، تو شیطان کو مداخلت کا موقع نہیں ملتا اور فتنہ وہیں دب جاتا ہے۔

2. خاموشی: صلح کا راستہ

1996 اور اس دور کے پرانے گھرانوں میں یہ اصول عام تھا کہ "بڑوں کے سامنے خاموشی ادب ہے"۔ اس خاموشی کی وجہ سے رشتوں میں ایک تقدس اور لحاظ باقی رہتا تھا۔

نکتہ: ہر بات کا جواب دینا ضروری نہیں ہوتا، بعض اوقات خاموشی ہی بہترین جواب ہوتی ہے۔

3. ایک سبق آموز واقعہ

منقول ہے کہ ایک صحابیؓ نے پوچھا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے خادم کو کتنی بار معاف کروں؟" آپ ﷺ خاموش رہے۔ انہوں نے پھر پوچھا، آپ ﷺ پھر خاموش رہے۔ تیسری بار فرمایا: "دن میں ستر (70) بار اسے معاف کرو۔" (حوالہ: سنن ابو داؤد: 5164) سبق: اپنوں کی کڑوی باتوں پر خاموشی اختیار کرنا اور معاف کرنا ہی رشتوں کی اصل خوبصورتی ہے۔

4. حاصلِ کلام (نرمی کا زیور)

نرمی اور خاموشی کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ خاموش انسان دوسرے کی بات سننے کا حوصلہ رکھتا ہے، جس سے آپسی محبت بڑھتی ہے۔

خلاصہ: رشتوں کی بقا کے لیے کبھی کبھی اپنی زبان کو نہیں بلکہ اپنے انا (Ego) کو خاموش کرنا پڑتا ہے۔

باب 9: دنیا کی گہما گہمی اور تنہائی کا لطف

آج کی دنیا ایک نہ ختم ہونے والے شور کا نام ہے۔ موبائل، سوشل میڈیا اور مادیت پرستی نے انسان سے اس کا سکون چھین لیا ہے۔ ایسے میں خاموشی اور تنہائی اللہ کی دی ہوئی ایک عظیم نعمت بن کر سامنے آتی ہے۔

1. دنیا سے کٹنا اور اللہ سے جڑنا

اسلام میں تنہائی اور خاموشی کو "خلوت" کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ وحی نازل ہونے سے پہلے "غارِ حرا" میں خاموشی اور تنہائی اختیار فرماتے تھے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عظیم مقاصد کے لیے دنیا کے شور سے دور رہنا ضروری ہے۔

2. ذہنی سکون کا راز (Psychological Peace)

جدید دور میں بھی ماہرینِ نفسیات کہتے ہیں کہ دن میں کچھ وقت کی خاموشی (Silence) دماغی خلیوں کو دوبارہ زندہ کرتی ہے۔

نکتہ: جو سکون خاموشی میں ہے، وہ دنیا کی کسی محفل اور قہقہوں میں نہیں، کیونکہ خاموشی میں انسان اپنے آپ سے ملاقات کرتا ہے۔

3. تنہائی: گناہوں سے بچاؤ کا قلعہ

1996 کے دور کے صوفیاء اور بزرگوں کا ایک مشہور قول ہے:

"خلوت (تنہائی) میں اللہ کے ساتھ رہو اور جلوت (محفل) میں خاموشی کے ساتھ۔" جب انسان تنہائی میں خاموش رہ کر اللہ کا ذکر کرتا ہے، تو اسے وہ مٹھاس ملتی ہے جو دنیا کی گہما گہمی میں ناممکن ہے۔

4. ایک حکایت: شور میں سکون

ایک بادشاہ نے ایک مصور سے کہا کہ "امن و سکون" کی تصویر بناؤ۔ مصور نے ایک پہاڑ بنایا جس کے نیچے شور مچاتا ہوا آبشار تھا، لیکن اس آبشار کے پاس ایک درخت کی ٹہنی پر ایک پرندہ خاموشی سے بیٹھا تھا۔ سبق: اصل سکون شور کی غیر موجودگی کا نام نہیں، بلکہ شور کے درمیان رہ کر اپنے اندر کی خاموشی کو برقرار رکھنے کا نام ہے۔

خلاصہ: دنیا کی بھیڑ میں خود کو کھونے سے بہتر ہے کہ کچھ وقت کی خاموشی اختیار کر کے اپنے خالق کو تلاش کیا جائے۔

12:57 62%
InPage® Urdu اِن پیج اُردو
Current Open File
InPage_story_2026-1-13_12-31.txt

باب 10: اختتام——خاموشی کا پھل آخرت میں

ہم نے اس سفر میں سیکھا کہ خاموشی صرف الفاظ کا روکنا نہیں بلکہ ایک عظیم عبادت ہے۔ اب وقت ہے یہ جاننے کا کہ اس مجاہدے کا انجام کیا ہوگا اور قیامت کے دن اس کا کتنا بلند مقام ہے۔

1. حساب کی آسانی

قیامت کے دن انسان سے اس کے ہر لفظ کا سوال ہوگا۔ جو شخص دنیا میں خاموش رہا، اس کا حساب مختصر اور آسان ہوگا۔

حدیثِ نبوی ﷺ: "جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے عیوب (پردوں) کو ڈھانپ لے گا۔" (حوالہ: شعب الایمان)

2. جنت کے بلند درجات

اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایسے بالا خانے تیار کر رکھے ہیں جن کے آر پار دیکھا جا سکتا ہے۔ جب صحابہؓ نے پوچھا یہ کن کے لیے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"یہ ان کے لیے ہیں جو نرم گفتگو کرتے ہیں، کھانا کھلاتے ہیں اور کثرت سے خاموشی (ذکرِ الٰہی) اختیار کرتے ہیں۔" (حوالہ: جامع ترمذی)

3. پوری کتاب کا نچوڑ (خلاصہ)

خاموشی نجات ہے: یہ جہنم کے گڑھوں سے بچنے کا راستہ ہے۔

خاموشی وقار ہے: یہ دنیا میں عزت اور رعب کا باعث ہے۔k

خاموشی ادب ہے: جیسا کہ اعلیٰ حضرتؒ نے سکھایا کہ یہ بارگاہِ الٰہی کی معراج ہے۔

4. آخری دعا اور نصیحت

اللہ پاک ہمیں اپنی زبان کا صحیح استعمال کرنے اور فضول باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یاد رکھیں، ہماری زبان یا تو ہمارے حق میں گواہی دے گی یا خلاف۔

"اے اللہ! ہماری زبانوں کو لغزشوں سے اور ہمارے دلوں کو سختی سے محفوظ فرما۔ آمین"

1:03

امیرِ اہلِ سنت کی تعلیمات اور خاموشی کا مشن

دورِ حاضر میں خاموشی کی اہمیت اور زبان کی حفاظت کو ایک باقاعدہ تحریک کی صورت میں عام کرنے کا سہرا امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب کے سر ہے۔

قفلِ مدینہ (زبان کی ناکہ بندی): امیرِ اہلِ سنت نے "زبان کی ناکہ بندی" کی اصطلاح متعارف کروائی اور اپنے مریدین و محبین کو "قفلِ مدینہ" (زبان پر تالا) لگانے کی ترغیب دی۔ ان کا یہ مدنی مقصد بہت مشہور ہے:

"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاءاللہ عزوجل"

اشاروں میں بات کرنا: امیرِ اہلِ سنت کی تربیت کا یہ اثر ہے کہ ہزاروں اسلامی بھائی اور بہنیں فضول گوئی سے بچنے کے لیے ہفتہ وار یا مخصوص دنوں میں "خاموشی کا روزہ" (یعنی زبان کو فضول باتوں سے روکنے) کی مشق کرتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر لکھ کر یا اشاروں میں بات کرتے ہیں تاکہ زبان کی حفاظت کی عادت بن جائے۔

مکتوباتِ عطار: آپ اکثر اپنی دعاؤں اور کلام میں یہ التجا کرتے ہیں:

"یاربّ! مجھے فضول گوئی سے بچا اور زبان کا ایسا قفل (تالا) عطا فرما کہ میری زبان سے صرف تیرا ذکر اور تیرے حبیب ﷺ کی نعت ہی نکلے۔"

علمِ دین کی شمع، اب آپ کے گھر تک
دورِ حاضر کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہماری یہ ادنیٰ سی کوشش ہے کہ علمِ نبوی ﷺ کی روشنی ہر گھر کی دہلیز تک پہنچے۔ ہمارا مقصد صرف درس وتدریس نہیں، بلکہ نسلِ نو کی دینی وفکری آبیاری کرنا ہے تاکہ وہ اس پُر فتن دور میں اپنے عقائد اور عملی زندگی کی حفاظت کر سکیں۔

یہ آن لائن درسگاہ ان افراد کے لیے ایک بہترین موقع ہے جو اپنی مصروفیات یا دوری کی وجہ سے مدارس تک نہیں پہنچ پاتے۔ یہاں آپ نہایت سہل اور جدید طریقہ کار کے مطابق مستند دینی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

اوقاتِ تدریس:

صبح: 8:00 بجے سے 12:00 بجے تک

رات: 10:00 بجے سے 12:00 بجے تک

رابطہ وواٹس ایپ:
03473022343
منتظم: دانیال قادری

12:57
12%
InPage® Urdu
اِن پیج اُردو
Current Open File
InPage_story_2026-1-21_12-56.txt

خاموشی وہ نایاب خزانہ ہے جس کی پہچان صرف صاحبِ نظر کو ہوتی ہے۔"

اس قولِ زریں کی سچائی اور اس کی روحانی گہرائی کی تصدیق اپنی علمی و نورانی بصیرت سے: استادِ محترم حضرت علامہ شکیل قادری صاحب اور مفتی آصف عبداللہ صاحب نے فرمائی ہے۔

آپ صاحبانِ علم نے اس قول کو نا صرف حقائق کی روشنی میں پرکھا، بلکہ اپنی خصوصی دعاؤں اور دلی تمناؤں کے ساتھ اس عاجز کو بھی نوازا ہے۔ آپ بزرگوں کا کلام میں برکت کی دعا دینا اور خاموشی کو میراثِ مومن قرار دینا، میرے لیے سرمایہ افتخار ہے۔

منفرد الفاظ: "حکمت کی اس راہ پر، جہاں الفاظ ختم ہوتے ہیں وہاں سے ان بزرگوں کی دعاؤں کا سفر شروع ہوتا ہے۔"